میں ایک فرد کے لیے وقتی طور پر جائز ہو جاتی ہے جب اس کی جان کو خطرہ ہو، مثلاً حرام کیے ہوئے کھانے کا استعمال جان بچانے کی حد تک تو جائز ہوگا لیکن اس کا عادتاً استعمال مطلقاً حرام رہے گا۔

اگر ایک شخص کو اپنی مقدور بھر کوشش کے باوجود بنک کے علاوہ کوئی اور ملازمت دستیاب نہیں ہے تو اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی جان بچانے کے لیے جب تک اسے کوئی حلال ملازمت نہ مل جائے، وہ ایسا کرسکتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں جب مغربی سرمایہ دار ممالک کے بنک بھی مسلمان گاہکوں کے حصول کے لیے اپنے ہاں غیرسودی کھڑکیاں کھول رہے ہیں اور پاکستان میں خصوصاً اسلامی بنکوں کی شاخیں تیزی کے ساتھ ملک گیر پیمانے پر کھل رہی ہیں، کوشش ہونی چاہیے کہ اسلامی بنک میں ملازمت تلاش کی جائے اور اس طرح اپنی تعلیم و تربیت کا استعمال بھی ہو اور حرام سے بھی بچا جاسکے۔ اس لیے آپ کوشش کریں کہ کسی اسلامی بنک میں آپ کو ملازمت مل سکے۔

جہاں تک سوال ایک مکان یا دکان بنک کو کرایے پر دینے کا ہے، اس میں اصولی طور پر یہ بات سمجھ لیں کہ شریعت کا حکم ظاہر پر لگتا ہے۔ اگر آغاز سے یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ ایک شخص جو جگہ کرایے پر لے رہا ہے وہاں بنک قائم کیا جائے گا تو اس سے حاصل کردہ کرایہ گو مکان کا کرایہ ہے لیکن معصیت اور گناہ میں شرکت سے خالی نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ ایک شخص کسی سے مکان یا دکان حاصل کرتا ہے اور مالک مکان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس جگہ پر کیا کاروبار کرے گا، پھل فروش کی دکان بنائے گا یا بنک کی برانچ کھولے گا تو اسے کرایے پر مکان دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر یہ بات ظاہر اور واضح ہو کہ اس مکان میں حرام کام کیا جائے گا تو اس سے حاصل شدہ کرایہ مباح تصور نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)

پراپرٹی کی خرید و فروخت کا ایک مسئلہ

س: ہماری اسٹیٹ ایجنسی ہے۔ ہمارا کام اپنے کلائنٹس کی پراپرٹی فروخت کرنا یا ان کو کوئی پراپرٹی دلانا ہے۔ ہم خود بھی پراپرٹی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ گاہک سے ہمیں اس خرید و فروخت کروانے کے عوض کمیشن ملتی ہے۔ ایک نئے پروجیکٹ کے حوالے سے درج ذیل سوال کی وضاحت فرما دیں:

دبئی میں کئی نئے پروجیکٹ بن رہے ہیں جن کی بکنگ مکمل ہوچکی ہے اور ان پروجیکٹ پر کام بھی شروع ہوگیا ہے۔ عملاً صورت حال یہ ہے کہ ان کی بنیاد نہیں ڈالی ہے، لہٰذا پروجیکٹ کا ڈھانچا (structure) نہیں بن سکا ہے۔ ہمیں آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایسی صورت میں ان پروجیکٹ میں بکنگ کی ہوئی کسی بھی پراپرٹی کو دوبارہ بیچنا، یعنی جس شخص نے یہ پراپرٹی بک کروائی تھی اسے دورانِ تعمیر ہی اچھی پیش کش آجاتی ہے اور وہ اس پراپرٹی کو نئے خریدار کو بیچ دیتا ہے تو کیا اس پر ہم منافع لے سکتے ہیں؟

ج: آپ کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں خرید وفروخت اگر خالی زمین کی ہے تو وہ موجود ہے، اس کی خرید وفروخت ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر خرید وفروخت زمین پر تعمیر شدہ مکانات کی ہے، تو وہ ابھی بنے نہیں۔ بعض کی بنیادیں بھی نہیں رکھی گئیں اور بعض کے ڈھانچے بن گئے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو چیز فروخت کی جارہی ہے اور جس کی خریداری کرلی گئی ہے، وہ ابھی معدوم ہے۔ ابھی تو پہلا شخص جس نے خریداری کی ہے، اس نے مکان حاصل نہیں کیا۔ وہ صرف کاغذی نقشے کی شکل میں کاغذ اور ذہن میں موجود ہے۔ اگر اسے بیع سلم قرار دیا جائے تب بھی زیادہ سے زیادہ پہلے شخص کے لیے یہ بیع صحیح ہوسکتی ہے۔ جب تک تعمیر کیے جانے والے مکان کی تمام صفات، قبضے کی تاریخ اور وقت متعین نہ ہو اس وقت تک بیع صحیح نہیں ہوسکتی۔ دوسری بیع تو اس وقت صحیح ہوسکتی ہے جب پہلے دونوں فریق میں تنازعہ پیدا نہ ہو اور خریدار مکان کا قبضہ حاصل کرلے۔ جن مکانات کی بنیاد رکھ دی گئی ہو یا نہ رکھی گئی ہو، دونوں کا ایک حکم ہے۔ خریدار نے جو رقم دی ہے اس کے عوض میں اسے بائع کو صفات کے لحاظ سے متعین رقبہ، متعین نقشہ اور متعین شدہ میٹریل سے تعمیر شدہ مکان دینا ہوگا۔ مجہول اور معدوم کی بیع حنفیہ اور مالکیہ دونوں کے نزدیک صحیح نہیں، البتہ بیع سلم دونوں کے نزدیک صحیح ہے، لیکن وہ پہلے کے حق میں ہوسکتی ہے دوسرے کے حق میں نہیں۔ دوسرے کے حق میں بیع اس وقت صحیح ہوگی جب پہلا قبضہ کرلے۔ ھدایہ میں ہے: ''حیوانات میں سلم جائز نہیں ہے، لیکن کپڑوں کی سلم جائز ہے کیونکہ وہ انسان کا بنایا ہوا ہے اور کپڑا صفات کے لحاظ سے متعین ہوسکتا ہے۔ یہی حکم مکان کا بھی ہے۔ یہ عدم جواز اس لیے ہے کہ فریقین میں تنازع کا خطرہ ہے، اگر دوسرے آدمی نے پہلے سے، چیز تعمیر سے پہلے خریدی ہو اور تنازع پیش نہ آیا ہو، اس